حیثیت سے اکثریت کے عددی تہذیبی' سیاسی اور معاشی غلبے کے تسلط سے بچ سکیں ۔ بعض علاقوں میں وہ اکثریت میں ہیں ۔ اکثریت کے علاقے میں ان کی آزاد و خود مختار حکومت قائم ہو اور وہاں وہ اپنی اجتماعی زندگی کی تشکیل و تعمیر قرآن و سنت کی تعلیمات و احکامات کے مطابق کر سکیں ۔

۲۔ آج کا پاکستان اکثریت کے غلبے سے نجات کی حد تک ' اور دستوری و قانونی اور رسمی طور پر اجتماعی زندگی کی تشکیل کی حد تک درج بالا مقاصد کا آئینہ دار ہے ۔ اکثریت کے تہذیبی' سیاسی اور معاشی غلبے سے نجات مل گئی اور معاشی و تعلیمی لحاظ سے وہ حاصل ہو گیا جو ایک اقلیت کے طور پر حاصل ہو سکتا تھا ۔ دستور بھی اسلام کے مطابق بن گیا اور ریاست کی حیثیت اور سمت بھی اسلامی متعین ہو گئی ۔

لیکن جہاں تک حقیقتاً ایک مسلمان معاشرہ بننے اور اچھے انسان اور مسلمان بننے کے خواب کا تعلق ہے 'تو موجودہ پاکستان کسی طرح بھی ہمارے خوابوں کی تعبیر نہیں ۔

۳۔ مستقبل کا انحصار تو قوم پر ہے ۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے ۔ بعض قومیں فساد و طغیانی کا شکار ہو کر ' مقصد و مدعا سے محروم ہو کر 'بنی اسرائیل کی طرح ذلت و مسکنت کا شکار ہو جاتی ہیں ۔ اس وقت جو رنگ ڈھنگ ہیں ان کے پیش نظر یہ مستقبل بھی بالکل بعید از قیاس نہیں ۔ لیکن بعض دفعہ صحرانوردی کے بعد ایک نئی نسل اٹھتی ہے اور ارض موعودہ حاصل کر لیتی ہے ۔ بعض قومیں 'قوم یونس کی طرح' عین ہلاکت سر پر پہنچنے کے بعد اپنا قبلہ اور سمت درست کر لیتی ہیں اور ہلاکت سے نجات پا جاتی ہیں ۔ قوموں کا معاملہ بھی افراد کی طرح گردش روزگار کی طرح کسی جبریت کا شکار نہیں ۔ اس لیے اس کے مستقبل کی پیشن گوئی ممکن نہیں ۔

مستقبل کی تابناکی کا تو ایک ہی نسخہ ہے: ایمان 'تقویٰ' استغفار ۔

(اسلامی جمعیت طالبات کے رسالے بکار کے ایک سروے کے جواب میں (خ ۔ م) ۔

کتاب نما

بوسنیا: منتخب انگریزی کتابیات

خرم مراد

بلقان کے بارے میں کتابوں کی کمی نہیں، لیکن ۱۹۹۲ء کے بعد سے، جب مغربی طاقتوں کی جانب سے بوسنیا کے مسلمانوں کی نسل کشی شروع ہوئی، اس موضوع پر انگریزی میں بے شمار کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ مطالعہ کے خواہاں قارئین کی راہ نمائی کے لیے، ان میں سے چند کتابوں کا مختصر تعارف، یا ان کی اشاعتی تفصیلات ہم ذیل میں دے رہے ہیں۔ یہ ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ یہ کتابیں، اسلامی نہیں، سیکولر لبرل نقطہ نظر سے لکھی گئی ہیں۔ لیکن بالعموم حق و انصاف پر مبنی ہیں۔ (مدیر)

۱- Why Bosnia? ed. by Rabia Ali and Lawrence lif Schultz, Pamphleteers Press, 1993.

مطالعہ شروع کرنے کے لیے مضامین اور نظموں کے اس مجموعے سے بہتر کتاب مشکل سے ملے گی۔ ربیعہ علی، کیمبرج سے پی ایچ ڈی ہیں اور پاکستان پر ریسرچ کر رہی ہیں، لف شلز معروف عالمی صحافی ہیں۔ دونوں نے جس گہرائی، وسعت، حسن اور محنت کے ساتھ یہ مجموعہ ترتیب دیا ہے وہ قابل داد ہے۔ واقعات، شواہد، استدلال اور جذبات سے بھرپور، یہ تجزیے اور تاثرات، بوسنیا کو نیست و نابود کرنے کی مہم کے تقریباً ہر پہلو کا احاطہ کر لیتے ہیں۔ مغربی طاقتوں کے عزائم اور منافقت، ان کی جانب داری، مسلمانوں کی نسل کشی، جھوٹے پروپیگنڈوں کی حقیقت، صلح کی نام نہاد کوششوں کے پردے میں بوسنیا کو مٹانے کے منصوبے، سب کا تجزیہ، سب کی جھلک، سب کی نقاب کشائی یہاں موجود ہے۔ ربیعہ علی اور لف شلز کا اپنا لکھا ہوا ۴۵ صفحات پر مشتمل ابتدائی مقالہ (x تا LIvi) خود اپنی جگہ ایک مکمل داستان ہے۔ بوسنیا میں نسل کشی اور تباہی و ہلاکت پر آل مین (All minn)، ابراہیم کایان اور مارک تھامپسن نے، ثقافتی تباہی کے بارے میں اسماعیل بالک نے، صلح جوئی کی کوششوں کی نقاب کشائی کرتے ہوئے تھامس ہیری سن، مارکو پری لیک (Prelec) اور قاسم ترنکا نے عمدہ مضامین لکھے ہیں۔